مولانا عبدالرؤف فاروقی
سیکرٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

افغان امن جرگہ کی آمد اور خونریزی کے حل کی تلاش

افغانستان گزشتہ پچیس سال سے آگ میں جل رہا ہے' پہاڑوں سے صحراؤں تک اور شاہراؤں سے غاروں تک اس برادر اسلامی ملک کا چپہ چپہ خون سے رنگین ہو چکا ہے' پہلے سوویت یونین کے خلاف جہاد میں افغان قوم نے قربانیوں کی ایک عظیم داستان رقم کی' پھر جہادی جماعتوں کے درمیان خونریز تصادم جاری رہا۔ طالبان اس تصادم کے ردعمل میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق ایک آسمانی نعمت کے طور پر رونما ہوئے' اور پانچ برس تک ایک مثالی امن قائم ہوا لیکن پھر ابلیسی قوتوں نے افغانستان کا امن تباہ کرنے کیلئے شیطانی اتحاد قائم کیا اور بارود کی طاقت سے امن کو آگ لگا دی۔ اب تک یہ ملک اسی آگ میں جل رہا ہے' امریکہ کی قیادت میں چالیس سے زائد ممالک کے افواج (نیٹو فورسز) گزشتہ دس برس سے آگ برسا رہی ہیں' بہت کچھ جل کر راکھ ہو گیا ہے' لیکن ایک حقیقت ہے جو پورے قد کے ساتھ کھڑی ہے' ایک جذبہ ہے جسے سرد نہیں کیا جا سکا۔ ایک قوت ہے جسے شکست نہیں دی جا سکی اور ایک طاقت ہے جسے یہ آگ راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کرنے میں ناکام ہو چکی ہے' اور وہ ہے اللہ کے ان بندوں ''طالبان'' کی ایمانی غیرت اور دینی حمیت جو ناقابل شکست ہے اور ناقابل تسخیر ہے۔ اور اب جب کہ امریکہ اپنے تمام تر اتحادیوں کی قوت اور شیطانی منصوبوں میں بدترین شکست سے دوچار ہے' امن کی تلاش میں دریوزہ گروں کی طرح کئی دروازوں پر دستک دے رہا ہے اور مختلف اداروں کو متحرک کر رکھا ہے' افغانستان کی کٹھ پتلی کرزئی حکومت ''طالبان'' کو مذاکرات کا چکمہ دینے میں ناکام ہوئی تو اب امن کا متلاشی کا ایک وفد امریکہ کے لئے افغانستان سے نکلنے کا پرامن راستہ تلاش کرنے کے سفر پر نکلا' یہ وفد افغانستان کے حکومتی عمائدین پر مشتمل تھا' سابق افغان صدر استاد برہان الدین ربانی کے علاوہ جس میں بعض اہم سابق کمانڈر' سابق افغان' نائب صدر اور گورنر حاجی دین محمد' جہادی رہنماؤں مولوی ارسلا رحمانی' مولوی قیام الدین' کشاف' قاضی محمد امین وقاد' اسداللہ وفا' غلام فاروق وردگ' فضل کریم ایماق' مولوی جورہ مولوی محی الدین بلوچ' معصوم ستانکزئی اور پاکستان میں افغان سفیر الحاج مجنون گلاب صاحبان شامل ہیں۔ اور اس کی قیادت معروف جہادی کمانڈر اور افغانستان کے سابق صدر جناب برہان الدین ربانی کر رہے ہیں' یہ وفد اپنے مشن پر گزشتہ دنوں پاکستان کے دورے پر آیا تو جہاں اس نے اپنے مخصوص نظریے اور متعین دائرے میں پاکستان کی حکومتی و عسکری مقتدر

شخصیتوں کے علاوہ بعض سیاسی عمائدین سے ملاقات کی وہاں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہ سوویت یونین کے خلاف افغان جہاد سے لے کر امریکہ کے خلاف طالبان کی مزاحمتی قوت طالبان تک ایک شخصیت' ایک ادارہ اور ایک جماعت ہے جو مسلسل اسلامی قوت کی سرپرستی کررہی ہے' اور اخلاقی تعاون میں مسلسل معروف ہے' اور وہ شخصیت ہے' شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق کی۔ ادارہ ہے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور جماعت ہے جمعیۃ علماء اسلام پاکستان حضرت مولانا سمیع الحق سے ملاقات میں وفد کے تمام ارکان نے اس حقیقت کا برملا اظہار کیا کہ پورا افغانستان اور پوری دنیا یہ تسلیم کرتی ہے کہ افغانستان میں امن کی کنجی صرف اور صرف طالبان کے ہاتھ میں ہے' اور طالبان اگر کسی کا احترام کرتے ہیں' اور کسی کو اپنا نظریاتی ہمدرد و سرپرست سمجھتے ہیں تو وہ حضرت مولانا سمیع الحق کی شخصیت ہے۔ اس وفد نے حضرت مولانا سمیع الحق سے ملاقات کی جو کئی گھنٹے تک جاری رہی اور جہاں وفد کے ارکان نے قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کو طالبان کا نظریاتی' علمی اور اخلاقی سرپرست و مربی تسلیم کرتے ہوئے افغانستان میں قیام امن کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی درخواست کی' وہاں یہ بھی کہا کہ امن وفد کے پاکستان کا دورہ کرنے کا اہم مقصد آپ سے ملاقات کرنا تھا' اور امن آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ افغان قوم پر رحم کرتے ہوئے اس خونریزی کو جب آپ ہی روک سکتے ہیں تو اگر آپ کردار ادا نہیں کریں گے تو یہ خون بہتا رہے گا اور اسکا نقصان صرف امت کو ہوگا۔

قائد جمعیت نے امن وفد پر واضح کیا کہ افغانستان اور پاکستان کا امن ایک دوسرے سے وابستہ ہے اور یہ ہماری بلکہ پوری امت کی خواہش ہے اور ہم نے اس سلسلے میں ہمیشہ اپنا کردار ادا کیا ہے' سوویت یونین کی شکست کے بعد افغانستان میں جہادی کمانڈر آپس میں متصادم ہوئے تو میں نے جلال الدین حقانی' احمد شاہ مسعود' گلبدین حکمت یار اور دوسرے جہادی کمانڈروں سے فرداً فرداً ملاقاتیں کیں اور اس خونریزی کو روکنے کے لئے مخلصانہ کوششیں کیں۔ اب بھی میں یہ کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہوں' نقصان امت کا ہے۔ امریکہ اور اس کے اتحادی اس امت کو کھوکھلا کرنے کی سازش کو بروئے کار لاتے ہوئے اس خطے میں داخل ہوئے تھے' اور اب اگر وہ اپنے لئے افغانستان سے نکلنے کے محفوظ راستہ تلاش کررہے ہیں تو یہ ہمارا دردسر نہیں ہے' البتہ افغان قوم اور اسلام کی سرزمین کو امن سے ہمکنار کرنا' بہر حال ہماری ضرورت بھی ہے' اور خواہش بھی' مولانا نے اس سلسلے میں واضح کیا افغانستان میں امن صرف اس صورت میں قائم ہوسکتا ہے کہ ہم سب سے پہلے

- ☆ ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی حیثیت کو تسلیم کیا جائے کہ طالبان کی اصل قوت ان کے ہاتھ میں ہے اور ان کی ولولہ انگیز ایمانی قیادت نے طالبان کو مزاحمت کے میدان میں کھڑا کر رکھا ہے۔ اور امن مذاکرات میں وہ ہی کلیدی حیثیت کے حامل ہیں۔
- ☆ نیٹو افواج ہتھیار ڈال دیں۔ جنگ بند کرنے کا اعلان کریں اور اپنے لئے محفوظ راستے کی باقاعدہ

درخواست کریں۔

☆ سلامتی کونسل اس بات کی ضمانت دینے کے لئے تیار ہو کہ طالبان افغانستان، پاکستان اور اس پورے خطے کے امن کے لئے امن کے تمام فریقوں کی حفاظت کی جائے گی۔ بالخصوص طالبان کے نامزد کردہ مذاکراتی ٹیم کو دشمن سے پکڑ دھکڑ سے مکمل تحفظ کی ضمانت دی جائے۔

طالبان کے پالیسی ساز افراد کو جو گوانتا ناموبے، بگرام وغیرہ میں پابند سلاسل ہیں انہیں رہا کر کے مذاکراتی عمل کے دوران ملک و بیرون ملک نقل و حرکت کی مکمل آزادی ہوگی۔ اس طرح کی شرائط پر حضرت مولانا سمیع الحق نے واضح کیا کہ میں اپنا کردار ادا کروں گا، اور مجھے اعتراف ہے کہ میں ہمیشہ افغان جہاد اور طالبان کا حامی رہا ہوں، اور مجھے یقین ہے کہ طالبان امن کے قیام میں میری درخواست قبول کریں گے۔

مولانا سمیع الحق سے افغان امن کونسل کے وفد کی ملاقات ہمدردی کے ماحول میں گفتگو اور قائد جمعیۃ کی طرف سے وفد کی درخواست پر اپنا کردار ادا کرنے کے وعدے سے روشنی کی ایک کرن نمودار ہوئی ہے۔ اگر امن کونسل اپنی کوششیں مخلصانہ طور پر جاری رکھے، اور حضرت مولانا سمیع الحق، طالبان کی طرف سے اپنا کردار ادا فرمائیں تو امید کی جاسکتی ہے کہ نہ صرف افغانستان میں بلکہ پورے خطہ میں امن قائم ہوگا اور یہ خطہ غیر ملکی تسلط اور مداخلت سے نجات حاصل کر کے آزادی اور خودمختاری کی نعمت سے سرفراز ہوگا۔

اس ملاقات کے بعد امید اور روشنی کی یہ کرن مزید واضح ہو جاتی ہے، اس ملاقات کے بعد جب حضرت مولانا سمیع الحق سے اقوام متحدہ امن مشن کے سیاسی امور برائے افغانستان کے انچارج نے علیحدگی میں ملاقات کی اور قیام امن میں تعاون کی درخواست کیساتھ تمام امور پر تبادلہ خیال کیا، اور اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری بانکی مون کی خواہش کا اظہار کیا۔ بانکی مون پہلے سے افغانستان میں مولانا سمیع الحق کی موثر شخصیت کے معترف ہیں کہ جب جنوبی کوریا کی خاتون صحافیوں کی ایک ٹیم کو طالبان نے یرغمال بنالیا تھا اور ان کو قتل کر دینے کیلئے ایک ڈیڈ لائن دے رکھی تھی۔ بانکی مون نے جو اس وقت کوریا کے وزیر خارجہ تھے، نے مولانا سمیع الحق سے کورین سفیر نے درخواست کی اور مولانا کے کردار پر طالبان نے اس ٹیم کو رہا کر دیا تھا۔ اقوام متحدہ کے امن انچارج نے اس واقعہ کا حوالہ دیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مولانا ہی افغانستان میں قیام امن کیلئے کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں اور مزاحمتی قوت کو مذاکرات کی میز پر لا سکتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے بانکی مون کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے پیغام دیتے ہوئے اقوام متحدہ کے نمائندے کو یقین دلایا کہ اگر سلامتی کونسل امریکہ کی بے جا حمایت سے دستبردار ہو جائے۔ نیٹو افواج کو خطے سے نکل جانے کا پابند کرے۔ طالبان کی قیادت کی حیثیت کو تسلیم کرے۔ اور طالبان کے حلقے میں اپنا اعتماد بحال کر کے جو بہت بری طرح پامال ہو چکا ہے تو امن قائم ہو سکتا ہے۔ اور میں امن کونسل اور اقوام متحدہ کے ساتھ تعاون کرنے کو تیار ہوں۔